سورہ نمبر
(۱۱)

سُورَةُ هُودٍ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ هُوْد

سورة هود مكية وهي مائة وثلث وعشرون آية وعشرة ركوعات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورہ ہود مکی ہے - (اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف) اس میں ۱۲۳ آیتیں اور ۱۰ رکوع ہیں -

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿۱﴾

یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں ف پھر تفصیل کی گئیں ف حکمت والے خبردار کی طرف سے

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ﴿۲﴾

کہ بندگی نہ کرو مگر اللہ کی بیشک میں تمہارے لیے اسکی طرف سے ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا

اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تمہیں بہت اچھا برتنا دے گا ف۱۰

حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ

ایک ٹھہرائے وعدہ تک اور ہر فضیلت والے کو ف۱۱ اس کا فضل پہنچائے گا ف۱۲

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿۳﴾ اِلَى

اور اگر منہ پھیرو تو میں تم پر بڑے دن ف۱۳ کے عذاب کا خوف کرتا ہوں تمہیں

اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ

اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے ف۱۴ اور وہ ہر شے پر قادر ہے ف۱۵ سنو وہ اپنے

صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ

سینے دوہرے کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں ف۱۶ سنو جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن ڈھانپ لیتے ہیں

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۵﴾

اسوقت بھی اللہ انکا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے بے شک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے

ف سورہ ہود مکیہ ہے حسن وعکرمہ وغیرہم مفسرین نے فرمایا کہ آیت وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ کے سوا باقی تمام سورت مکیہ ہے مقاتل نے کہا کہ آیت فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ اور اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اور اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ کے علاوہ تمام سورت مکی ہے اس میں دس رکوع اور ایک سو تیئیس ۱۲۳ آیتیں اور ایک ہزار چھ سو ۱۶۰۰ کلمے اور نو ہزار پانچسو سڑسٹھ ۹۵۶۷ حرف ہیں حدیث شریف میں ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور پر پیری کے آثار نمودار ہوگئے فرمایا مجھے سورۂ ہود سورۂ واقعہ سورۂ عم یتساءلون اور سورہ اذا الشمس کورت نے بوڑھا کردیا (ترمذی) غالباً یہ اسوجہ سے فرمایا کہ ان سورتوں میں قیامت وبعث وحساب وجنت ودوزخ کا ذکر ہے ف جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ بعض مفسرین نے فرمایا کہ حکمت کے معنی یہ ہیں کہ ان کی نظم محکم واستوار کی گئی اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ اس میں نقص وخلل راہ نہیں پا سکتا وہ بنائے محکم ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی کتاب انکی ناسخ نہیں جیسا کہ یہ دوسری کتابوں اور شریعتوں کی ناسخ ہیں ف۹ اور سورت سورت اور آیت آیت جدا جدا ذکر کی گئیں یا علیحدہ علیحدہ نازل ہوئیں یا عقائد واحکام ومواعظ وقصص اور غیبی خبریں ان میں بہ تفصیل بیان فرمائی گئیں ف۱۰ عمر دراز اور عیش وسیع ورزق کثیر فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ توبہ واستغفار کرنا درازی عمر وکشائش رزق کے لیے بہتر عمل ہے - ف۱۱ جس نے دنیا میں اعمال فاضلہ کیے ہوں اور اس کے طاعات وحسنات زیادہ ہوں ف۱۲ اسکو جنت میں بقدر اعمال درجات عطا فرمائے گا بعض مفسرین نے فرمایا آیت کے معنی یہ ہیں کہ جس نے اللہ کیلیے عمل کیا اللہ تعالیٰ آئندہ کے لیے اُسے عمل نیک وطاعت کی توفیق دیتا ہے ف۱۳ یعنی روز قیامت ف۱۴ آخرت میں وہاں نیکیوں اور بدیوں کی جزا وسزا ملے گی ف۱۵ دنیا میں روزی دینے پر بھی موت دینے پر بھی موت کے بعد زندہ کرنے اور ثواب وعذاب پر بھی ف۱۶ شان نزول ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت اخنس بن شریق کے حق میں نازل ہوئی یہ بہت شیریں گفتار شخص تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا تو بہت خوشامد کی باتیں کرتا اور دل میں بغض وعداوت چھپائے رکھتا اسپر یہ آیت نازل ہوئی معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے سینوں میں عداوت چھپائے رکھتے ہیں جیسے کپڑے کی تہ میں کوئی چیز چھپائی جاتی ہے ایک قول یہ ہے کہ بعضے منافقین کی عادت تھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا ہوتا تو سینہ اور پیٹھ جھکاتے اور سر نیچا کرتے چہرہ چھپا لیتے تاکہ اُنھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ نہ پائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی بخاری نے افراد میں ایک حدیث روایت کی کہ مسلمان بول وبراز ومجامعت کیوقت اپنے بدن کھولنے سے شرماتے تھے اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ سے بندے کا کوئی حال چھپا ہی نہیں ہے لہذا چاہیے کہ وہ شریعت کی اجازتوں پر عامل رہے

وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَ

اور زمین پر چلنے والا کوئی ف۱ ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو ف۲ اور

يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿٦﴾ وَهُوَ

جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا ف۳ اور کہاں سپرد ہوگا ف۴ سب کچھ ایک صاف بیان کرنیوالی کتاب ف۵ میں ہے اور وہی

الَّذِي خَلَقَ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ

ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اسکا عرش پانی پر تھا

عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم

ف۶ کہ تمہیں آزمائے ف۷ تم میں کس کا کام اچھا ہے اور اگر تم فرماؤ کہ بے شک تم

مَّبْعُوثُونَ مِن بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوٓا إِنْ هَٰذَآ

مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہیں گے کہ یہ ف۸ تو نہیں

إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰٓ أُمَّةٍ

مگر کھلا جادو ف۹ اور اگر ہم اُن سے عذاب ف۱۰ کچھ گنتی کی مدت تک

مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا

ہٹا دیں تو ضرور کہیں گے کس چیز نے روکا ہے ف۱۱ سن لو جس دن ان پر آئے گا اُن سے پھیرا نہ جائے گا

عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٨﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَا

اور اُنہیں گھیرے گا وہی عذاب جس کی ہنسی اڑاتے تھے اور اگر ہم

الْإِنسَٰنَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَٰهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَـُٔوسٌ كَفُورٌ ﴿٩﴾

آدمی کو اپنی کسی رحمت کا مزہ دیں ف۱۲ پھر اسے اُس سے چھین لیں ضرور وہ بڑا ناامید ناشکرا ہے ف۱۳

وَلَئِنْ أَذَقْنَٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ

اور اگر ہم اُسے نعمت کا مزہ دیں اس مصیبت کے بعد جو اُسے پہونچی تو ضرور کہے گا کہ برائیاں

السَّيِّـَٔاتُ عَنِّيٓ ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ﴿١٠﴾ إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَ

مجھ سے دور ہوئیں بیشک وہ خوش ہونیوالا بڑائی مارنیوالا ہے ف۱۴ مگر جنہوں نے صبر کیا اور

عَمِلُوا الصَّٰلِحَٰتِ أُولَٰٓئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١١﴾

اچھے کام کیئے ف۱۵ اُن کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے

ف۱ جاندار ہو

ف۲ یعنی وہ اپنے فضل سے ہر جاندار کے رزق کا کفیل ہے

ف۳ یعنی اُس کے جائے سکونت کو جانتا ہے

ف۴ سپرد ہونے کی جگہ سے یا مدفن مراد ہے یا مکان یا موت یا قبر

ف۵ یعنی لوح محفوظ

ف۶ یعنی عرش کے نیچے پانی کے سوا اور کوئی مخلوق نہ تھی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عرش اور پانی آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش سے قبل پیدا فرمائے گئے

ف۷ یعنی آسمان و زمین اور انکی درمیانی کائنات کو پیدا کیا جس میں تمہارے منافع و مصالح ہیں تاکہ تمہیں آزمائش میں ڈالے اور ظاہر ہو کہ کون شکرگزار متقی فرمانبردار ہے اور

ف۸ یعنی قرآن شریف جس میں مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا بیان ہے

ف۹ یعنی باطل اور دھوکا

ف۱۰ جس کا وعدہ کیا ہے

منزل ۳

ف۱۱ وہ عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا کیا دیر ہے کفار کا یہ جلدی کرنا براہ تکذیب و استہزاء ہے

ع ۱ / ۸

ف۱۲ صحت و امن کا یا وسعت رزق و دولت کا

ف۱۳ کہ دوبارہ اس نعمت کے پانے سے مایوس ہو جاتا ہے اور اللہ کے فضل سے اپنی امید قطع کر لیتا ہے اور صبر و رضا پر ثابت نہیں رہتا اور گزشتہ نعمت کی ناشکری کرتا ہے۔

ف۱۴ بجائے شکرگزار ہونے اور حق نعمت ادا کرنے کے

ف۱۵ مصیبت پر صابر اور نعمت پر شاکر رہے

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعۡضَ مَا يُوۡحٰٓى اِلَيۡكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدۡرُكَ

تو کیا جو وحی تمہاری طرف ہوتی ہے اسمیں سے کچھ تم چھوڑ دو گے اور اس پر دل تنگ ہو گے ف۱

اَنۡ يَّقُوۡلُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ كَنۡزٌ اَوۡ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ

اس بنا پر کہ وہ کہتے ہیں ان کے ساتھ کوئی خزانہ کیوں نہ اُترا یا اُنکے ساتھ کوئی فرشتہ آتا تم تو ڈر سنانے

نَذِيۡرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ وَّكِيۡلٌ ؕ ﴿۱۲﴾ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰٮهُ ؕ قُلۡ

والے ہو ف۲ اور اللہ ہر چیز پر محافظ ہے کیا ف۳ یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے جی سے

فَاۡتُوۡا بِعَشۡرِ سُوَرٍ مِّثۡلِهٖ مُفۡتَرَيٰتٍ وَّادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ

بنا لیا تم فرماؤ کہ تم ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ ف۴ اور اللہ کے سوا جو مل سکیں ف۵

مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَكُمۡ

سب کو بلا لو اگر تم سچے ہو ف۶ تو اے مسلمانو اگر وہ تمہاری اس بات کا

فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ بِعِلۡمِ اللّٰهِ وَاَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ

جواب نہ دے سکیں تو سمجھ لو کہ وہ اللہ کے علم ہی سے اترا ہے اور یہ کہ اسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو کیا اب تم

مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۴﴾ مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا وَزِيۡنَتَهَا نُوَفِّ

مانو گے ف۷ جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ف۸

اِلَيۡهِمۡ اَعۡمَالَهُمۡ فِيۡهَا وَهُمۡ فِيۡهَا لَا يُبۡخَسُوۡنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ

ہم اس میں انکا پورا پھل دیدینگے ف۹ اور اس میں کمی نہ دیں گے یہ ہیں وہ جنکے لیے آخرت میں

لَيۡسَ لَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوۡا فِيۡهَا وَ

کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور

بٰطِلٌ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ وَ

نابود ہوئے جو اُنکے عمل تھے ف۱۰ تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو ف۱۱ اور

يَتۡلُوۡهُ شَاهِدٌ مِّنۡهُ وَمِنۡ قَبۡلِهٖ كِتٰبُ مُوۡسٰٓى اِمَامًا وَّرَحۡمَةً ؕ

اس پر اللہ کی طرف سے گواہ آئے ف۱۲ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ف۱۳ پیشوا اور رحمت

اُولٰٓئِكَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِهٖ مِنَ الۡاَحۡزَابِ فَالنَّارُ

وہ اس پر ف۱۴ ایمان لاتے ہیں اور جو اس کا منکر ہو سارے گروہوں میں ف۱۵ تو آگ اس کا

ف۱ ترمذی نے کہا کہ استفہام نفی کے معنی میں ہے یعنی آپکی طرف جو وحی ہوتی ہے وہ سب آپ انھیں پہونچائیں اور دل تنگ نہ ہوں یہ تبلیغ رسالت کی تاکید ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ادائے رسالت میں کمی کرنیوالے نہیں اور اُس نے انکو اس سے معصوم فرمایا ہے اس تاکید میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر بھی ہے اور کفار کی مایوسی بھی کہ انکا استہزاء تبلیغ کے کام میں خلل نہیں ہو سکتا **شانِ نزول** عبداللہ بن امیہ مخزومی نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ سچے رسول ہیں اور آپ کا خدا ہر چیز پر قادر ہے تو اُس نے آپ پر خزانہ کیوں نہیں اُتارا یا آپ کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۲ تمہیں کیا پروا اگر کفار نہ مانیں یا تمسخر کریں ف۳ کفار مکہ قرآن کریم کی نسبت ف۴ کیونکہ انسان اگر ایسا کلام بنا سکتا ہے تو اس کے مثل بنانا تمہارے مقدور سے باہر نہ ہوگا تم بھی عرب ہو فصیح و بلیغ ہو کوشش کرو ف۵ اپنی مدد کے لیے ف۶ اس میں کہ یہ کلام انسان کا بنایا ہوا ہے ف۷ اور یقین رکھو گے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے یعنی اب تو **منزل ۳** قرآن دیکھ لینے کے بعد اسلام پر ثابت رہو ف۸ اور اپنی دوں ہمتی سے آخرت پر نظر نہ رکھتا ہو ف۹ اور جو اعمال اُنھوں نے طلب دنیا کے لیے کیے ہیں اسکا اجر صحت دولت وسعت رزق کثرت اولاد وغیرہ کو دنیا ہی میں پورا کر دینگے ف۱۰ **شانِ نزول** ضحاک نے کہا کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں ہے کہ وہ اگر صلہ رحمی کریں یا محتاجوں کو دیں یا کسی پریشان حال کی مدد کریں یا اس طرح کی کوئی اور نیکی کریں تو اللہ تعالیٰ وسعت رزق وغیرہ سے انکے عمل کی جزا دنیا ہی میں دیدیتا ہے اور آخرت میں اُنکے لیے کوئی حصہ نہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو ثواب آخرت کے تو معتقد نہ تھے اور جہادوں میں مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے شامل ہوتے تھے ف۱۱ وہ اسکی مثل ہو سکتا ہے جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ایسا نہیں ان دونوں میں عظیم فرق ہے روشن دلیل سے وہ دلیل عقلی مراد ہے جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرے اور اس شخص سے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو وہ یہود مراد ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام ف۱۲ اور اسکی صحت کی گواہی دے وہ گواہ قرآن مجید ہے ف۱۳ یعنی توریت ف۱۴ یعنی قرآن پر ف۱۵ خواہ کوئی بھی ہوں حدیث شریف

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے اس اُمت میں جو کوئی بھی ہے یہودی ہو یا نصرانی جسکو بھی میری خبر پہونچے اور وہ میرے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے وہ ضرور جہنمی ہے۔

مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَ

وعدہ ہے تو اے سننے والے تجھے کچھ اس میں شک نہ ہو بے شک وہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

لیکن بہت آدمی ایمان نہیں رکھتے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰي رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ

باندھے ف۱ وہ اپنے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے ف۲ اور گواہ کہیں گے

هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾

یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر خدا کی لعنت ف۳

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ وَهُمْ

جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہی

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ

آخرت کے منکر ہیں وہ تھکانے والے نہیں زمین میں ف۴

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۭ مَا

اور نہ اللہ سے جدا ان کے کوئی حمایتی ف۵ انہیں عذاب پر عذاب ہوگا ف۶

كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰۗىِٕكَ

وہ نہ سن سکتے تھے اور نہ دیکھتے ف۷ وہی ہیں

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾

جنہوں نے اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں اور ان سے کھوئی گئیں جو باتیں جوڑتے تھے

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

خواہ مخواہ وہی آخرت میں سب سے زیادہ نقصان میں ہیں ف۸ بے شک جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ

ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اپنے رب کی طرف رجوع لائے وہ

الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَ

جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے دونوں فریق ف۹ کا حال ایسا ہے جیسے ایک اندھا اور

ف۱ اور اس کے لئے شریک و اولاد بتائے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا بدترین ظلم ہے

ف۲ روز قیامت اور ان سے ان کے اعمال دریافت کیے جائیں گے اور انبیاء و ملائکہ ان پر گواہی دیں گے

ف۳ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت کفار و منافقین کو تمام خلق کے سامنے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا ظالموں پر خدا کی لعنت اس طرح وہ تمام خلق کے سامنے رسوا کیے جائیں گے

ف۴ اللہ کو اگر وہ ان پر عذاب کرنا چاہے کیونکہ وہ اس کے قبضہ اور اس کی ملک میں ہیں نہ اس سے بھاگ سکتے ہیں نہ بچ سکتے ہیں

وقف لازم

منزل ۳

ف۵ کہ ان کی مدد کریں اور انہیں اس کے عذاب سے بچائیں

ف۶ کیونکہ انہوں نے لوگوں کو راہ خدا سے روکا اور مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار کیا۔

ف۷ تو وہ ایسے حق سننے سے بہرے ہوگئے تو کوئی خیر کی بات سن کر نفع نہیں اٹھاتے اور نہ وہ آیات قدرت کو دیکھ کر فائدہ اٹھاتے ہیں

ف۸ کہ انہوں نے بجائے جنت کے جہنم کو اختیار کیا

ف۹ یعنی کافر و مومن

الْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾

بہرا اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ف۱ کیا ان دونوں کا حال ایک سا ہے ف۲ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٥﴾ أَن

اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ف۳ کہ میں تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں کہ

لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٦﴾

اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بیشک میں تم پر ایک مصیبت والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ف۴

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا

تو اُس کی قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے بولے ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں ف۵

وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَ

اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمہاری پیروی کسی نے کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے ف۶ سرسری نظر سے ف۷ اور

مَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ﴿٢٧﴾ قَالَ

ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے ف۸ بلکہ ہم تمہیں ف۹ جھوٹا خیال کرتے ہیں بولا

يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً

اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہوں ف۱۰ اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی

مِّنْ عِندِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ﴿٢٨﴾

ف۱۱ تو تم اُس سے اندھے رہے کیا ہم اُسے تمہارے گلے چپیٹ دیں اور تم بیزار ہو ف۱۲

وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَمَا أَنَا

اور اے قوم میں تم سے کچھ اس پر ف۱۳ مال نہیں مانگتا ف۱۴ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور میں مسلمانوں کو

بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّهُم مُّلَاقُو رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا

دور کرنے والا نہیں ف۱۵ بیشک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں ف۱۶ لیکن میں تم کو نرے

تَجْهَلُونَ ﴿٢٩﴾ وَيَا قَوْمِ مَن يَنصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِن طَرَدتُّهُمْ أَفَلَا

جاہل لوگ پاتا ہوں ف۱۷ اور اے قوم مجھے اللہ سے کون بچا لے گا اگر میں اُنہیں دور کروں گا تو کیا تمہیں دھیان نہیں

تَذَكَّرُونَ ﴿٣٠﴾ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ

اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں

ع ١٦ / ٢

ف۱ کافر اس کی مثل ہے جو نہ دیکھے نہ سنے یہ ناقص ہے اور مومن اس کی مثل ہے جو دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے وہ کامل ہے حق و باطل میں امتیاز رکھتا ہے

ف۲ ہرگز نہیں

ف۳ اُنھوں نے قوم سے فرمایا

ف۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال کے بعد مبعوث ہوئے اور نو سو پچاس سال اپنی قوم کو دعوت فرماتے رہے اور طوفان کے بعد ساٹھ برس دنیا میں رہے تو آپ کی عمر ایک ہزار پچاس سال کی ہوئی اس کے علاوہ عمر شریف کے متعلق اور بھی قول ہیں (خازن)

ف۵ اس گمراہی میں بہت سی اُمتیں مبتلا ہو کر اسلام سے محروم رہیں قرآن پاک میں جا بجا اُن کے تذکرے ہیں اس اُمت میں بھی بہت سے بدنصیب سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہتے اور ہمسری کا خیال فاسد رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اُنھیں گمراہی سے بچائے

ف۶ کمینوں سے مراد اُن کی وہ لوگ تھے جو اُن کی نظر میں خسیس پیشے رکھتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ انکا یہ قول جہل خالص تھا کیونکہ انسان کا مرتبہ دین کے اتباع اور رسول کی فرمانبرداری سے ہے مال و منصب و پیشے کو اس میں دخل نہیں دیندار نیک سیرت پیشے ور کو نظر حقارت سے دیکھنا اور حقیر جاننا جاہلانہ فعل ہے

منزل ۳

ف۷ یعنی بغیر غور و فکر کے

ف۸ مال اور ریاست میں اُنکا یہ قول بھی جہل تھا کیونکہ اللہ کے نزدیک بندے کے لیے ایمان و طاعت سبب فضیلت ہے نہ کہ مال و ریاست

ف۹ نبوت کے دعوی میں اور تمہارے متبعین کو اسکی تصدیق میں

ف۱۰ جو میرے دعوی کے صدق پر گواہ ہو

ف۱۱ یعنی نبوت عطا کی

ف۱۲ اور اس حجت کو ناپسند رکھتے ہو

ف۱۳ یعنی تبلیغ رسالت پر

ف۱۴ کہ تم پر اسکا ادا کرنا گراں ہو

ف۱۵ یہ حضرت نوح علیہ السلام نے ان کی اس بات کے جواب میں فرمایا تھا جو وہ لوگ کہتے تھے کہ اے نوح رذیل لوگوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجیے تاکہ ہمیں آپکی مجلس میں بیٹھنے سے شرم نہ آئے۔

ف۱۶ اور اسکے قرب کے فائز ہونگے تو میں اُنھیں کیسے نکال دوں

ف۱۷ ایماندارو نکو رذیل کہتے ہو اور اُنکی قدر نہیں کرتے اور نہیں جانتے کہ وہ تم سے بہتر ہیں۔

الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ
غیب جان لیتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں ف۱ اور میں انھیں نہیں کہتا جنکو تمہاری نگاہیں حقیر سمجھتی ہیں
لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ اِذًا
کہ ہرگز انھیں اللہ کوئی بھلائی نہ دے گا اللہ خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے ف۲ ایسا کروں
لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۳۱ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا
ف۳ تو ضرور میں ظالموں میں سے ہوں ف۴ بولے اے نوح تم ہم سے جھگڑے اور بہت ہی جھگڑے
فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۳۲ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ
تو لے آؤ جس ف۵ کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر تم سچے ہو . بولا وہ تو اللہ تم پر لائے گا
بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَاۗءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝۳۳ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ
اگر چاہے اور تم تھکا نہ سکو گے ف۶ اور تمہیں میری نصیحت
اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ
نفع نہ دے گی اگر میں تمہارا بھلا چاہوں جبکہ اللہ تمہاری گمراہی چاہے وہ
رَبُّكُمْ ۣ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۳۴ۭ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ
تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف پھرو گے ف۷ کیا یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے اپنے جی سے بنا لیا ف۸ تم فرماؤ اگر میں نے بنا لیا ہوگا
فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝۳۵ۧ وَاُوْحِيَ اِلٰي نُوْحٍ
تو میرا گناہ مجھ پر ہے ف۹ اور میں تمہارے گناہ سے الگ ہوں اور نوح کو وحی ہوئی
اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ
کہ تمہاری قوم سے مسلمان نہ ہونگے مگر جتنے ایمان لا چکے تو تم نہ کھاؤ اس پر
بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝۳۶ښ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَ
جو وہ کرتے ہیں ف۱۰ اور کشتی بناؤ ہمارے سامنے ف۱۱ اور ہمارے حکم سے
لَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝۳۷ وَيَصْنَعُ
اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا ف۱۲ وہ ضرور ڈوبائے جائینگے ف۱۳ اور نوح
الْفُلْكَ ۣ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ قَالَ
کشتی بناتا ہے اور جب اس کی قوم کے سردار اس پر گزرتے اس پر ہنستے ف۱۴ بولا

ف۱ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی قوم نے آپکی نبوت میں تین شبہے کئے تھے ایک شبہہ تو یہ کہ مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ کہ ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے یعنی تم مال و دولت میں ہم سے زیادہ نہیں ہو اسکے جواب میں حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ یعنی میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں تو تمہارا یہ اعتراض بالکل بے محل ہے میں نے کبھی مال کی فضیلت نہیں جتائی اور دنیوی دولت کا تم کو متوقع نہیں کیا اور اپنی دعوت کو مال کیساتھ وابستہ نہیں کیا پھر تم یہ کیونکر کہہ سکتے ہو کہ ہم تم میں کوئی مالی فضیلت نہیں پاتے اور تمہارا یہ اعتراض محض بیہودہ ہے دوسرا شبہہ قوم نوح نے یہ کیا تھا مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ یعنی ہم نہیں دیکھتے کہ تمہاری کسی نے پیروی کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے سرسری نظر سے مطلب یہ تھا کہ وہ بھی صرف ظاہر میں مومن ہیں باطن میں نہیں اسکے جواب میں حضرت نوح علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ میں نہیں کہتا کہ میں غیب جانتا ہوں تو میرے احکام غیب پر مبنی ہیں تاکہ تمہیں یہ اعتراض کرنیکا موقع ہوتا جب میں یہ کہتا ہی نہیں تو اعتراض بے محل ہے اور شرع میں ظاہر ہی کا اعتبار ہے لہٰذا تمہارا اعتراض بالکل بیجا ہے نیز لَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ فرمانے میں قوم پر ایک لطیف تعریض بھی ہے کہ کسی کے باطن پر حکم کرنا اسکا کام ہے جو غیب کا علم رکھتا ہو میں نے تو اسکا دعویٰ نہیں کیا باوجودیکہ نبی ہوں تم کس طرح کہتے ہو کہ وہ دل سے ایمان نہیں لائے تیسرا شبہہ اس قوم کا یہ تھا کہ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا یعنی ہم تمہیں اپنا ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں اسکے جواب میں فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں یعنی میں نے اپنی دعوت کو اپنے فرشتہ ہونے پر موقوف نہیں کیا تھا کہ تمہیں یہ اعتراض کا موقع ملتا کہ جتاتے تو تھے وہ اپنے آپ کو فرشتہ اور تھے بشر لہٰذا تمہارا یہ اعتراض بھی باطل ہے ف۲ نیکی یا بدی اخلاص یا نفاق ف۳ یعنی اگر میں ان کے ایمان ظاہر کو جھٹلا کر انکے باطن پر الزام لگاؤں اور انھیں نکال دوں ف۴ اور بحمد اللہ میں ظالموں میں سے ہرگز نہیں ہوں تو ایسا کبھی نہ کرونگا ف۵ عذاب ف۶ اسکو عذاب کرنے سے یعنی نہ اس عذاب کو روک سکو گے نہ اس سے بچ سکو گے ف۷ آخرت میں وہی تمہارے اعمال کا بدلہ دیگا ف۸ اور اسطرح خدا کے کلام اور اسکے احکام ماننے سے گریز کرتے ہیں اور اسکے رسول پر بہتان اٹھاتے ہیں اور ان کی طرف افترا کی نسبت کرتے ہیں جنکا صدق براہین بیّنہ اور حجت قویّہ سے ثابت ہوچکا ہے لہٰذا اب ان سے ف۹ ضرور اسکا وبال آئے گا لیکن بحمد اللہ میں صادق ہوں تو تم سمجھ لو کہ تمہاری تکذیب کا وبال تم پر پڑیگا ف۱۰ یعنی کفر اور آپکی تکذیب اور آپکی ایذا کیونکہ اب آپکے اعداء سے انتقام لینے کا وقت آگیا ف۱۱ ہماری حفاظت میں ہماری تعلیم سے ف۱۲ یعنی انکی شفاعت اور دفع عذاب کی دعا نہ کرنا کیونکہ انکا غرق مقدر ہوچکا ہے ف۱۳ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بحکم الٰہی ساکھ کے درخت بوئے بیس سال میں یہ درخت تیار ہوئے اس عرصہ میں مطلقاً کوئی بچہ پیدا نہ ہوا اس سے پہلے جو بچے پیدا ہوچکے تھے وہ بالغ ہوگئے اور انھوں نے بھی حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کردیا اور نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی بنانے میں مشغول ہوئے ف۱۴ اور کہتے اے نوح کیا کرتے ہو آپ فرماتے ایسا مکان بناتا ہوں جو پانی پر چلے یہ سنکر ہنستے کیونکہ آپ کشتی جنگل میں بناتے تھے جہاں دور دور تک پانی نہ تھا اور وہ لوگ تمسخر سے یہ بھی کہتے تھے کہ پہلے تو آپ نبی تھے اب بڑھئی ہوگئے۔

منزل ۳
ع ۱۱ ۳

إِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ فَسَوْفَ

اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ایک وقت ہم تم پر ہنسیں گے ف۱ جیسا تم ہنستے ہو ف۲ تو اب

تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّأْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ

جان جاؤ گے کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اُسے رسوا کرے ف۳ اور اُترتا ہے وہ عذاب جو ہمیشہ رہے

مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰى إِذَا جَآءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا

ف۴ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا ف۵ اور تنور اُبلا ف۶ ہم نے فرمایا کشتی میں سوار کرلے

مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَ

ہر جنس میں سے ایک جوڑا نر و مادہ اور جن پر بات پڑچکی ہے ف۷ ان کے سوا اپنے گھر والوں اور

مَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ إِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا

باقی مسلمانوں کو اور اُس کے ساتھ مسلمان نہ تھے مگر تھوڑے ف۸ اور بولا اس میں سوار ہو ف۹

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ إِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِيَ

اللہ کے نام پر اسکا چلنا اور اسکا ٹھہرنا ف۱۰ بیشک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور وہ

تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۚ وَنَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ

اُنھیں لیے جارہی ہے ایسی موجوں میں جیسے پہاڑ ف۱۱ اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس سے کنارے

مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ

تھا ف۱۲ اے میرے بچے ہمارے ساتھ سوار ہوجا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو ف۱۳ بولا

سَاٰوِيْٓ إِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ

اب میں کسی پہاڑ کی پناہ لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچالے گا کہا آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں

مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ إِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ

مگر جس پر وہ رحم کرے اور ان کے بیچ میں موج آڑے آئی تو وہ

الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَقِيْلَ يٰٓأَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ أَقْلِعِيْ

ڈوبتوں میں رہ گیا ف۱۴ اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا

وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ

اور پانی خشک کردیا گیا اور کام تمام ہوا اور کشتی ف۱۵ کوہ جودی پر ٹھہری ف۱۶ اور فرمایا گیا

ف۱ تمھیں ہلاک ہوتا دیکھ کر ف۲ کشتی دیکھ کر مردی ہے (یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی اس کی لمبائی تین سو گز چوڑائی پچاس گز اور اونچائی تیس گز تھی (اس میں اور بھی اقوال ہیں) اس کشتی میں تین درجے بنائے گئے تھے طبقہ زیریں میں وحوش اور درندے اور ہوام اور درمیانی طبقہ میں چوپائے وغیرہ اور طبقہ اعلیٰ میں خود حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اور حضرت آدم علیہ السلام کا جسد مبارک جو عورتوں اور مردوں کے درمیان حائل تھا اور کھانے وغیرہ کا سامان تھا پرندے بھی اوپر ہی کے طبقہ میں تھے (خازن و مدارک وغیرہ) ف۳ دنیا میں اور وہ عذاب غرق ہے ف۴ یعنی عذاب آخرت ف۵ عذاب و ہلاک کا ف۶ اور پانی نے اُس میں سے جوش مارا تنور سے یا روئے زمین مراد ہے یا یہی تنور جس میں روٹی پکائی جاتی ہے اس میں بھی چند قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ وہ تنور پتھر کا تھا حضرت حوا کا جو آپ کو ترکہ میں پہونچا تھا اور وہ یا شام میں تھا یا ہند میں اور تنور کا جوش مارنا عذاب آنے کی علامت تھی ف۷ یعنی اُن کے ہلاک کا حکم ہوچکا ہے اور اُن سے مراد آپ کی بی بی واعلہ جو ایمان نہ لائی تھی اور آپ کا بیٹا کنعان ہے چنانچہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن سب کو سوار کیا جانور آپ کے پاس آتے تھے اور آپ کا داہنا ہاتھ نر پر اور بایاں مادہ پر پڑتا تھا اور آپ سوار کرتے جاتے تھے ف۸ مقاتل نے کہا کہ کل مرد و عورت بہتر تھے اور اس میں اور اقوال بھی ہیں صحیح تعداد اللہ جانتا ہے اُنکی تعداد کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں ہے ف۹ یہ کہتے ہوئے کہ ف۱۰ اس میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہیے جب کوئی کام کرنا چاہے تو اس کو بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے تاکہ اس کام میں برکت ہو اور وہ سبب فلاح ہو ضحاک نے کہا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام چاہتے تھے کہ کشتی چلے تو بسم اللہ فرماتے تھے کشتی چلنے لگتی تھی اور جب چاہتے تھے کہ ٹھہر جائے بسم اللہ فرماتے تھے ٹھہر جاتی تھی ف۱۱ چالیس شب و روز آسمان سے مینہ برستا رہا اور زمین سے پانی ابلتا رہا یہاں تک کہ تمام پہاڑ غرق ہوگئے ف۱۲ یعنی حضرت نوح علیہ السلام سے جدا تھا آپ کے ساتھ سوار نہ ہوا تھا ف۱۳ کہ ہلاک ہوجائے گا یہ لڑکا منافق تھا اپنے والد پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا تھا اور باطن میں کافروں کے ساتھ متفق تھا (حسینی) ف۱۴ جب طوفان اپنی نہایت پر پہونچا اور کفار غرق ہوچکے تو حکم الٰہی آیا ف۱۵ چھ مہینے تمام زمین کا طواف کرنے ف۱۶ جو موصل یا شام کے حدود میں واقع ہے حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی کوہ جودی پر ٹھہری تو آپ نے اس کے شکر کا روزہ رکھا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی روزے کا حکم فرمایا۔

منزل ۳

الربع

بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٤٤﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ
کہ دور ہوں بے انصاف لوگ اور نوح نے اپنے رب کو پکارا عرض کی اے میرے رب

ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿٤٥﴾
میرا بیٹا بھی تو میرا گھر والا ہے ف۱ اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑھ کر حکم والا ف۲

قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۖ
فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں ف۳ بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں

فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ
تو مجھ سے وہ بات نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں ف۴ میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ

الْجٰهِلِیْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ
نادان نہ بن عرض کی اے رب میرے میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے

بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿٤٧﴾
علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار ہو جاؤں

قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ
فرمایا گیا اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام اور برکتوں کے ساتھ ف۵ جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ کے کچھ

مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿٤٨﴾ تِلْكَ مِنْ
گروہوں پر ف۶ اور کچھ گروہ ہیں جنہیں ہم دنیا برتنے دیں گے ف۷ پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا ف۸ یہ

اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ
غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں ف۹ انہیں نہ تم جانتے تھے نہ تمہاری قوم اس ف۱۰

قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِلٰى عَادٍ
سے پہلے تو صبر کرو ف۱۱ بیشک بھلا انجام پرہیزگاروں کا ف۱۲ اور عاد کی طرف

اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
ان کے ہم قوم ہود کو ف۱۳ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۴ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود

غَیْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ
نہیں تم تو نرے مفتری ہو ف۱۵ اے قوم میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا

ف۱ اور تو نے مجھ سے میرے اور میرے گھر والوں کی نجات کا وعدہ فرمایا ہے

ف۲ تو اس میں کیا حکمت ہے۔ شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا کنعان منافق تھا اور آپ کے سامنے اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتا تھا اگر وہ اپنا کفر ظاہر کر دیتا تو آپ اللہ تعالیٰ سے اس کی نجات کی دعا نہ کرتے (مدارک)

ف۳ اس سے ثابت ہوا کہ نسبی قرابت سے دینی قرابت زیادہ قوی ہے

ف۴ کہ وہ مانگنے کے قابل ہے یا نہیں

ف۵ ان برکتوں سے آپ کی ذریت اور آپ کے متبعین کی کثرت مراد ہے کہ بکثرت انبیاء اور ائمہ دین آپ کی نسل پاک سے ہوئے ان کی نسبت فرمایا کہ یہ برکات۔

ف۶ محمد ابن کعب قرظی نے کہا کہ ان گروہوں میں قیامت تک ہونے والا ہر ایک مومن داخل ہے

منزل ۳

ف۷ اس سے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد پیدا ہونے والے کافر گروہ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ان کی میعادوں تک فراخی عیش اور وسعت رزق عطا فرمائے گا۔

ف۸ آخرت میں

ف۹ یہ خطاب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمایا

ف۱۰ خبر دینے

ف۱۱ اپنی قوم کی ایذاؤں پر جیسا کہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کی ایذاؤں پر صبر کیا ف۱۲ کہ دنیا میں مظفر و منصور اور آخرت میں مثاب و ماجور ف۱۳ نبی بنا کر بھیجا حضرت ہود علیہ السلام کو اخ باعتبار نسب کے فرمایا گیا اسی لیے حضرت مترجم قدس سرہ نے اس لفظ کا ترجمہ ہم قوم کیا اعلی اللہ مقامہ ف۱۴ اسی کی توحید کے معتقد رہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو ف۱۵ جو بتوں کو خدا کا شریک بتاتے ہو۔

ع ۹ ۴ ۱۲۴

ف بیشنے رسول تشریف لائے سب نے اپنی قوموں سے یہی فرمایا اور نصیحت خالصہ وہی ہے جو کسی طمع سے نہ ہو ف۲ کہ اتنا سمجھ سکو کہ جو محض بے غرض نصیحت کرتا ہے وہ یقیناً خیرخواہ اور سچا ہے باطل کار جو کسی کو گمراہ کرتا ہے ضرور کسی نہ کسی غرض اور کسی نہ کسی مقصد سے کرتا ہے اس سے حق و باطل میں بآسانی تمیز کیجا سکتی ہے

اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (٥١)

میری مزدوری تو اُسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ف۱ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۲

وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ

اور اے میری قوم اپنے رب سے معافی چاہو ف۳ پھر اس کی طرف رجوع لاؤ تم پر

عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ (٥٢)

زور کا پانی بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اُس سے اور زیادہ دیگا ف۴ اور جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو ف۵

قَالُوْا یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِكِیْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ

بولے اے ہود تم کوئی دلیل لیکر ہمارے پاس نہ آئے ف۶ اور ہم خالی تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے

قَوْلِكَ وَ مَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ (٥٣) اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ

کے نہیں نہ تمہاری بات پر یقین لائیں ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی خدا کی

بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ

تمہیں بری جھپٹ پہونچی ف۷ کہا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں بیزار ہوں اُن سب سے جنہیں تم

مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ (٥٤) مِنْ دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ (٥٥)

اللہ کے سوا اسکا شریک ٹھہراتے ہو تم سب ملکر میرا برا چاہو ف۸ پھر مجھے مہلت نہ دو ف۹

اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ

میں نے اللہ پر بھروسا کیا جو میرا رب ہے اور تمہارا رب کوئی چلنے والا نہیں ف۱۰ جسکی چوٹی اُس کے قبضۂ

بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (٥٦) فَاِنْ تَوَلَّوْا

قدرت میں نہ ہو ف۱۱ بے شک میرا رب سیدھے راستہ پر ملتا ہے پھر اگر تم منہ پھیرو

فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَ یَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا

تو میں تمہیں پہونچا چکا جو تمہاری طرف لیکر بھیجا گیا ف۱۲ اور میرا رب تمہاری جگہ اوروں کو

غَیْرَكُمْ ۚ وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْــٴًـا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ (٥٧) وَ

لے آئے گا ف۱۳ اور تم اُسکا کچھ نہ بگاڑ سکو گے ف۱۴ بے شک میرا رب ہر شے پر نگہبان ہے ف۱۵

لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ

اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے ہود اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو ف۱۶ اپنی رحمت فرما کر بچا لیا ف۱۷

ف۳ ایمان لاکر جب قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت قبول نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اُنکے کفر کے سبب تین سال تک بارش موقوف کردی اور نہایت شدید قحط نمودار ہوا اور اُنکی عورتوں کو بانجھ کردیا جب یہ لوگ بہت پریشان ہوئے تو حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وعدہ فرمایا کہ اگر وہ اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول کی تصدیق کریں اور اس کے حضور توبہ و استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا اور اُنکی زمینوں کو سرسبز و شاداب کرکے تازہ زندگی عطا فرمائے گا اور قوت و اولاد دیگا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ امیر معاویہ کے پاس تشریف لیگئے تو آپ سے امیر معاویہ کے ایک ملازم نے کہا کہ میں مالدار آدمی ہوں مگر میرے کوئی اولاد نہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس سے اللہ مجھے اولاد دے آپ نے فرمایا استغفار پڑھا کرو اس نے استغفار کی یہانتک کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ استغفار پڑھنے لگا اس کی برکت سے اس شخص کے دس بیٹے ہوئے یہ خبر حضرت معاویہ کو ہوئی تو اُنھوں نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے حضرت امام سے یہ کیوں نہ دریافت کیا کہ یہ عمل حضور نے کہاں سے فرمایا دوسری مرتبہ جب اس شخص کو امام سے نیاز حاصل ہوا تو اس نے یہ دریافت کیا امام نے فرمایا کہ تو نے حضرت ہود کا قول نہیں سنا جو اُنھوں نے فرمایا یزدکم قوۃ الی قوتکم اور حضرت نوح علیہ السلام کا یہ ارشاد یمددکم باموال وبنین فائدہ کثرت رزق اور حصول اولاد کیلیے استغفار کا بکثرت پڑھنا قرآنی عمل ہے ف۴ مال و اولاد کے ساتھ ف۵ میری دعوت سے ف۶ جو تمہارے دعوے کے صحت پر دلالت کرتی اور یہ بات اُنھوں نے بالکل غلط اور جھوٹ کہی تھی حضرت ہود علیہ السلام نے اُنھیں جو معجزات دکھائے تھے ان سب سے مکر گئے ف۷ یعنی تم جو بتوں کو برا کہتے ہو اس لیے اُنھوں نے تمہیں دیوانہ کردیا مراد یہ ہے کہ اب جو کچھ کہتے ہو دیوانگی کی باتیں ہیں (معاذ اللہ) ف۸ یعنی تم اور وہ جنھیں معبود سمجھتے ہو سب ملکر مجھے ضرر پہونچانے کی کوشش کرو ف۹ مجھے تمہاری اور تمہارے معبودوں کی اور تمہاری مکاریوں کی کچھ پرواہ نہیں اور مجھے تمہاری شوکت و قوت سے کچھ اندیشہ نہیں جنکو تم معبود کہتے ہو وہ جماد بے جان ہیں نہ کسی کو نفع پہونچا سکتے ہیں نہ ضرر انکی کیا حقیقت کہ وہ مجھے دیوانہ کرسکتے یہ حضرت ہود علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ آپ نے ایک زبردست جبار صاحب قوت و شوکت قوم سے جو آپ کے خون کی پیاسی اور جان کی دشمن تھی اسطرح کے کلمات فرمائے اور اصلا خوف نہ کیا اور وہ قوم باوجود انتہائی عداوت اور دشمنی کے آپکو ضرر پہونچانے سے عاجز رہی ف۱۰ اس میں بنی آدم اور حیوان سب آگئے ف۱۱ یعنی وہ سب کا مالک ہے اور سب پر غالب اور قادر و متصرف ہے ف۱۲ اور حجت ثابت ہوچکی ف۱۳ یعنی اگر تم نے ایمان سے اعراض کیا اور جو احکام میں تمہاری طرف لایا ہوں اُنھیں قبول نہ کیا تو اللہ تمہیں ہلاک کرے گا اور بجائے تمہارے ایک دوسری قوم کو تمہارے دیار و اموال کا والی بنائے گا جو اس کی توحید کے معتقد ہوں اور اس کی عبادت کریں ف۱۴ کیونکہ وہ اس سے پاک ہے کہ اُسے کوئی ضرر پہونچ سکے لہذا تمہارے اعراض کا جو ضرر ہے وہ تمہیں کو پہنچے گا ف۱۵ اور کسی کا قول فعل اس سے مخفی نہیں جب قوم ہود نصیحت پذیر نہ ہوئی تو بارگاہ قدیر برحق سے اُنکے عذاب کا حکم نافذ ہوا ف۱۶ جن کی تعداد چار ہزار تھی ف۱۷ اور قوم عاد کو ہوا کے عذاب سے ہلاک کردیا۔

منزل ٣

وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

اور انہیں ف۱ سخت عذاب سے نجات دی اور یہ عاد ہیں ف۲ کہ اپنے رب کی آیتوں سے منکر ہوئے

وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٥٩﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ

اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے کہنے پر چلے اور ان کے پیچھے لگی

هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ

اس دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن سن لو بے شک عاد اپنے رب سے منکر ہوئے

اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿٦٠﴾ ع وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ

ارے دور ہوں عاد ہود کی قوم اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو ف۳ کہا

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ

اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۴ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ف۵ اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا

الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ

ف۶ اور اس میں تمہیں بسایا ف۷ تو اس سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ

اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿٦١﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا

بے شک میرا رب قریب ہے دعا سننے والا بولے اے صالح اس سے پہلے تو تم ہم میں ہونہار معلوم ہوتے تھے

قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ

ف۸ کیا تم ہمیں اس سے منع کرتے ہو کہ اپنے باپ دادا کے معبودوں کو پوجیں اور بیشک جس بات کی طرف ہمیں بلاتے ہو

مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٦٢﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى

ہم اس سے ایک بڑے دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں بولا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر

بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ

ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی ف۹ تو مجھے اس سے کون بچائے گا اگر میں اس کی

اِنْ عَصَيْتُهٗ ۟ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ

نافرمانی کروں ف۱۰ تو تم مجھے سوا نقصان کے کچھ نہ بڑھاؤ گے ف۱۱ اور اے میری قوم یہ اللہ کا ناقہ ہے

اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا

تمہارے لیے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے بری طرح

ع ۵ ۱ — وقف لازم — منزل ۳

ف۱ یعنی جیسے مسلمانوں کو عذاب دنیا سے بچایا ایسے ہی آخرت کے

ف۲ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اور تلک اشارہ ہے قوم عاد کی قبور و آثار کی طرف مقصد یہ ہے کہ زمین میں چلو انہیں دیکھو اور عبرت حاصل کرو

ف۳ بھیجا تو حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے

ف۴ اور اس کی وحدانیت مانو

ف۵ صرف وہی مستحق عبادت ہے کیونکہ

ف۶ تمہارے جد حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو اس سے پیدا کر کے اور تمہاری نسل کی اصل نطفوں کے مادوں کو اس سے بنا کر

ف۷ اور زمین کو تم سے آباد کیا مفسرین نے اِسْتَعْمَرَكُمْ کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ تمہیں طویل عمریں دیں حتیٰ کہ ان کی عمریں تین سو برس سے لیکر ہزار برس تک کی ہوئیں

ف۸ اور ہم امید کرتے تھے کہ تم ہمارے سردار ہو گے کیونکہ آپ کمزوروں کی مدد کرتے تھے فقیروں پر سخاوت فرماتے تھے جب آپ نے توحید کی دعوت دی اور بتوں کی برائیاں بیان کیں تو قوم کی امیدیں آپ سے منقطع ہو گئیں اور کہنے لگے

ف۹ حکمت و نبوت عطا کی

ف۱۰ رسالت کی تبلیغ اور بت پرستی سے روکنے میں

ف۱۱ یعنی مجھے تمہارے خسارے کا تجربہ اور زیادہ ہو گا۔

بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ

ہاتھ نہ لگانا کہ تم کو نزدیک عذاب پہنچے گا ف١ تو اُنھوں نے ف٢ اُسکی کوچیں کاٹیں تو صالح نے

دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا

کہا اپنے گھروں میں تین دن اور برت لو ف٣ یہ وعدہ ہے کہ جھوٹا نہ ہوگا ف٤ پھر جب ہمارا حکم آیا

نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ

ہم نے صالح اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر ف٥ بچالیا اور اس دن کی

يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا

رسوائی سے بے شک تمہارا رب قوی عزت والا ہے اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آ لیا ف٦

الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ

تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے گویا کبھی یہاں بسے ہی نہ تھے

اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۠ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ جَآءَتْ

سن لو بے بیشک ثمود اپنے رب سے منکر ہوئے ارے لعنت ہو ثمود پر اور بیشک ہمارے فرشتے

رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ

ابراہیم کے پاس ف٧ مژدہ لیکر آئے بولے سلام کہا ف٨ سلام پھر کچھ دیر نہ کی کہ ایک بچھڑا

جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ

بھنا لے آئے ف٩ پھر جب دیکھا کہ اُنکے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں پہنچتے

نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ

اُنکو اوپری سمجھا اور جی ہی جی میں اُنسے ڈرنے لگا بولے ڈریے نہیں ہم قوم لوط کی طرف ف١٠

اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٠﴾ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ

بھیجے گئے ہیں اور اُس کی بی بی ف١١ کھڑی تھی وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اُسے ف١٢ اسحاق

وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّ

کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے ف١٣ یعقوب کی ف١٤ بولی ہائے خرابی کیا میرے بچہ ہوگا اور میں بوڑھی ہوں ف١٥

هٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ

اور یہ ہیں میرے شوہر بوڑھے ف١٦ بیشک یہ تو اچنبے کی بات ہے فرشتے بولے کیا اللہ کے کام کا اچنبا کرتی ہو

ف١ قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ الصلاۃ والسلام سے معجزہ طلب کیا تھا جس کا بیان سورہ اعراف میں ہو چکا ہے آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو پتھر سے بحکم الٰہی ناقہ (اونٹنی) پیدا ہوا یہ ناقہ اُن کے لیے آیت و معجزہ تھا اس آیت میں اس ناقہ کے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے کہ اُسے زمین میں چرنے دو اور کوئی آزار نہ پہنچاؤ ورنہ دنیا ہی میں گرفتار عذاب ہوگے اور مہلت نہ پاؤ گے

ف٢ حکم الٰہی کی مخالفت کی اور چہار شنبہ کو

ف٣ یعنی جمعہ تک جو کچھ دنیا کا عیش کرنا ہے کرلو شنبہ کو تم پر عذاب آئے گا پہلے روز تمہارے چہرے زرد ہو جائینگے دوسرے روز سرخ اور تیسرے روز یعنی جمعہ کو سیاہ اور شنبہ کو عذاب نازل ہو جائے گا

ف٤ چنانچہ ایسا ہی ہوا

ف٥ اُن بلاؤں سے

ف٦ یعنی ہولناک آواز نے جسکی ہیبت سے اُنکے دل پھٹ گئے اور وہ سب کے سب مر گئے

ف٧ سادہ رو نوجوانوں کی حسین شکلوں میں حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہما السلام کی پیدائش کا

ف٨ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

ف٩ مفسرین نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیمات بہت ہی مہمان نواز تھے بغیر مہمان کے کھانا تناول نہ فرماتے اسوقت ایسا اتفاق ہوا کہ پندرہ روز سے کوئی مہمان نہ آیا تھا آپ اس غم میں تھے ان مہمانوں کو دیکھتے ہی آپ نے اُن کے لیے کھانا لانے میں جلدی فرمائی چونکہ آپ کے یہاں گائیں بکثرت تھیں اس لیے بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت سامنے لایا گیا فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ گائے کا گوشت حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیمات کے دسترخوان پر زیادہ آتا تھا اور آپ اسکو پسند فرماتے تھے گائے کا گوشت کھانے والے اگر سنت ابراہیمی ادا کرنے کی نیت کریں تو مزید ثواب پائیں

ف١٠ عذاب کرنے کیلیے

ف١١ حضرت سارہ پس پردہ

ف١٢ اس کے فرزند

ف١٣ حضرت اسحٰق کے فرزند

ف١٤ حضرت سارہ کو خوشخبری دینے کیوجہ یہ تھی کہ اولاد کی خوشی عورتوں کو مردوں سے زیادہ ہوتی ہے اور نیز یہ بھی سبب تھا کہ حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اور حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام موجود تھے اس بشارت کے ضمن میں ایک بشارت یہ بھی تھی کہ حضرت سارہ کی عمر اتنی دراز ہوگی کہ وہ پوتے کو بھی دیکھیں گی

ف١٥ میری عمر نوے سے متجاوز ہو چکی ہے

ف١٦ جن کی عمر ایک سو بیس ١٢٠ سال کی ہو گئی ہے۔

ع ٦ ٨ ٦

منزل ٣

اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۚ إِنَّهُ حَمِيدٌ

اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں تم پر اِس گھر والو بے شک ف۱ وہی ہے سب خوبیوں والا

مَّجِيدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ

عزت والا پھر جب ابراہیم کا خوف زائل ہوا اور اُسے خوشخبری ملی

يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ﴿۷۴﴾ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ﴿۷۵﴾

ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا ف۲ بیشک ابراہیم تحمل والا بہت آہیں کرنیوالا رجوع لانیوالا ہے ف۳

يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۖ إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ

اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ بے شک تیرے رب کا حکم آچکا اور بیشک

آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ﴿۷۶﴾ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا

اُن پر عذاب آنیوالا ہے کہ پھیرا نہ جائیگا اور جب لوط کے پاس ہمارے فرشتے آئے ف۴

سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿۷۷﴾ وَ

اسے انکا غم ہوا اور اُنکے سبب دل تنگ ہوا اور بولا یہ بڑی سختی کا دن ہے ف۵ اور

جَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ

اس کے پاس اُس کی قوم دوڑتی آئی اور اُنھیں آگے ہی سے بُرے کاموں کی عادت پڑی تھی

السَّيِّئَاتِ ۚ قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَاتَّقُوا

ف۶ کہا اے قوم یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے ستھری ہیں تو اللہ سے ڈرو ف۷

اللّٰہَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ﴿۷۸﴾

اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو کیا تم میں ایک آدمی بھی نیک چلن نہیں

قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ﴿۷۹﴾

بولے تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی بیٹیوں میں ہمارا کوئی حق نہیں ف۸ اور تم ضرور جانتے ہو جو ہماری خواہش ہے

قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوا

بولے اے کاش مجھے تمہارے مقابل زور ہوتا یا کسی مضبوط پائے کی پناہ لیتا ف۹ فرشتے بولے

يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ ۖ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ

اے لوط ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں ف۱۰ وہ تم تک نہیں پہنچ سکتے ف۱۱ تو اپنے گھر والوں کو

منزل ۳

ف۱ فرشتوں کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے لیے کیا جائے تعجب ہے تم اس گھر میں ہو جو معجزات اور خوارق عادات اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا مورد بنا ہوا ہے۔ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیبیاں اہل بیت میں داخل ہیں ف۲ یعنی کلام و سوال کرنے لگا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مجادلہ یہ تھا کہ آپ نے فرشتوں سے فرمایا کہ قوم لوط کی بستیوں میں اگر پچاس ایماندار موجود ہوں تو بھی اُنھیں ہلاک کرو گے فرشتوں نے کہا نہیں فرمایا اگر چالیس ہوں اُنھوں نے کہا جب بھی نہیں آپ نے فرمایا اگر تیس ہوں اُنھوں نے کہا جب بھی نہیں آپ اس طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اگر ایک مرد مسلمان موجود ہو تب ہلاک کر دو گے اُنھوں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اُس میں لوط علیہ السلام ہیں اس پر فرشتوں نے کہا ہمیں معلوم ہے جو وہاں ہیں ہم حضرت لوط علیہ السلام کو اور اُنکے گھر والوں کو بچائیں گے سوا اُنکی عورت کے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا مقصد یہ تھا کہ آپ عذاب میں تاخیر چاہتے تھے تاکہ اس بستی والوں کو کفر و معاصی سے باز آنے کے لیے ایک فرصت اور مل جائے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی صفت میں ارشاد ہوتا ہے ف۳ ان صفات سے آپکی رقتِ قلب اور آپکی رافت و رحمت معلوم ہوتی ہے جو اس مباحثہ کا سبب ہوئی فرشتوں نے کہا ف۴ حسین صورتوں میں اور حضرت لوط علیہ السلام نے اُنکی ہیئت اور جمال کو دیکھا تو قوم کی خباثت و بدعملی کا خیال کر کے ف۵ مروی ہے کہ ملائکہ کو حکم الٰہی یہ تھا کہ وہ قوم لوط کو اس وقت تک ہلاک نہ کریں جب تک کہ حضرت لوط علیہ السلام خود اس قوم کی بدعملی پر چار مرتبہ گواہی نہ دیں چنانچہ جب یہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام سے ملے تو آپ نے اُن سے فرمایا کہ کیا تمہیں اس بستی والوں کا حال معلوم نہ تھا فرشتوں نے کہا اُنکا کیا حال ہے آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ عمل کے اعتبار سے روئے زمین پر یہ بدترین بستی ہے اور یہ بات آپ نے چار مرتبہ فرمائی حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام کی عورت جو کافرہ تھی نکلی اور اس نے اپنی قوم کو جا کر خبر دی کہ حضرت لوط علیہ السلام کے یہاں ایسے خوبرو اور حسین مہمان آئے ہیں جنکی مثل اب تک کوئی شخص نظر نہیں آیا ف۶ اور کچھ شرم و حیا باقی نہ رہی تھی حضرت لوط علیہ السلام نے ف۷ اور اپنی بیبیوں سے تمتع کرو کہ یہ تمہارے لیے حلال ہے حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کی عورتوں کو جو قوم کی بیٹیاں تھیں بزرگانہ شفقت سے اپنی بیٹیاں فرمایا تاکہ اس حسن اخلاق سے وہ فائدہ اُٹھائیں اور حمیت سیکھیں ف۸ یعنی ہمیں اُنکی طرف رغبت نہیں ف۹ یعنی مجھے اگر تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا ایسا قبیلہ رکھتا جو میری مدد کرتا تو تم سے مقابلہ و مقاتلہ کرتا حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے مکان کا دروازہ بند کر لیا تھا اور اندر سے یہ گفتگو فرما رہے تھے قوم نے چاہا کہ دیوار توڑے فرشتوں نے آپکا رنج و اضطراب دیکھا تو ف۱۰ تمہارا پایہ مضبوط ہے ہم اُن لوگوں کو عذاب کرنے کے لیے آئے ہیں تم دروازہ کھول دو اور ہمیں اور اُنہیں چھوڑ دو ف۱۱ اور تمہیں کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے حضرت نے دروازہ کھول دیا قوم کے لوگ مکان میں گھس آئے حضرت جبریل نے بحکمِ الٰہی اپنا بازو اُنکے منہ پر مارا سب اندھے ہو گئے اور حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام کے مکان سے نکل بھاگے اُنھیں راستہ نظر نہیں آتا تھا اور یہ کہتے جاتے تھے ہائے ہائے لوط کے گھر میں بڑے جادوگر ہیں اُنھوں نے ہمیں جادو کر دیا فرشتوں نے حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام سے کہا۔

بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ ۖ إِنَّهُ
راتوں رات لیجاؤ اور تم میں کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے ف۱ سوائے تمھاری عورت کے اسے بھی
مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ ۚ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۚ أَلَيْسَ الصُّبْحُ
وہی پہنچنا ہے جو انھیں پہنچے گا ف۲ بیشک انکا وعدہ صبح کے وقت ہے ف۳ کیا صبح قریب نہیں
بِقَرِيبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا
پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس بستی کے اوپر کو اسکا نیچا کردیا ف۴ اور اس پر کنکر کے
عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ ﴿٨٢﴾ مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ ۖ وَمَا
پتھر لگاتار برسائے جو نشان کیے ہوئے تیرے رب کے پاس ہیں ف۵ اور
هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ﴿٨٣﴾ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ
وہ پتھر کچھ ظالموں سے دور نہیں ف۶ اور ف۷ مدین کی طرف انکے ہم قوم شعیب کو ف۸
قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنقُصُوا
کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا کوئی معبود نہیں ف۹ اور
الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ
ناپ اور تول میں کمی نہ کرو بیشک میں تمھیں آسودہ حال دیکھتا ہوں ف۱۰ اور مجھے تم پر گھیر لینے والے
عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ﴿٨٤﴾ وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ
دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۱۱ اور اے میری قوم ناپ اور تول انصاف کیساتھ پوری کرو
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٨٥﴾
اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو
بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم
اللہ کا دیا جو بچ رہے وہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تمھیں یقین ہو ف۱۲ اور میں کچھ تم پر
بِحَفِيظٍ ﴿٨٦﴾ قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ
نگہبان نہیں ف۱۳ بولے اے شعیب کیا تمھاری نماز تمھیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو
آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ
چھوڑ دیں ف۱۴ یا اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں ف۱۵ ہاں جی تمھیں بڑے عقلمند

ف۱ اس طرح آپ کے گھر کے تمام لوگ چلے جائیں ف۲ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا یہ عذاب کب ہوگا حضرت جبریل نے کہا ف۳ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا کہ میں تو اس سے جلدی چاہتا ہوں حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا ف۴ یعنی الٹ دیا اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے قوم لوط کے شہر جس طبقہ زمین پر تھے اس کے نیچے اپنا بازو ڈالا اور ان پانچوں شہروں کو جن میں سب سے بڑا سدوم تھا اور ان میں چار لاکھ آدمی بستے تھے اتنا اونچا اُٹھایا کہ وہاں کے کُتّوں اور مُرغوں کی آوازیں آسمان پر پہنچنے لگیں اور اس آہستگی سے اُٹھایا کہ کسی برتن کا پانی نہ گرا اور کوئی سونے والا بیدار نہ ہوا پھر اس بلندی سے اسکو اوندھا کرکے پلٹا ف۵ اُن پتھروں پر ایسا نشان تھا جس سے وہ دوسروں سے ممتاز تھے قتادہ نے کہا کہ ان پر سرخ خطوط تھے حسن وسدی کا قول ہے کہ ان پر مہریں لگی ہوئی تھیں اور ایک قول یہ ہے کہ جس پتھر سے جس شخص کی ہلاکت منظور تھی اسکا نام اس پتھر پر لکھا تھا

ع ۱۵ النصف

ف۶ یعنی اہل مکہ سے ف۷ ہم نے بھیجا باشندگان شہر ف۸ آپنے اپنی قوم سے ف۹ پہلے تو آپنے توحید وعبادت کی ہدایت فرمائی کہ وہ تمام امور میں سب سے اہم ہے اسکے بعد جن عادات قبیحہ میں وہ مبتلا تھے اُن سے منع فرمایا اور ارشاد کیا

منزل ۳

ف۱۰ ایسے حال میں آدمی کو چاہیے کہ نعمت کی شکر گزاری کرے اور دوسروں کو اپنے مال سے فائدہ پہونچائے نہ کہ اُنکے حقوق میں کمی کرے ایسی حالت میں اس خیانت کی عادت سے اندیشہ ہے کہ کہیں اس نعمت سے محروم نہ کردیے جاؤ ف۱۱ کہ جس سے کسی کو رہائی میسر نہ ہو اور سب کے سب ہلاک ہوجائیں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس دن کے عذاب سے عذاب آخرت مراد ہو ف۱۲ یعنی مال حرام ترک کرنے کے بعد حلال جسقدر بھی بچے وہی تمھارے لیے بہتر ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ پورا تولنے اور ناپنے کے بعد جو بچے وہ بہتر ہے ف۱۳ کہ تمھارے افعال پر داروگیر کروں علماء نے فرمایا ہے کہ بعض انبیاء کو حرب کی اجازت تھی جیسے حضرت موسیٰ حضرت داؤد حضرت سلیمان علیہم السلام وغیرہم بعض وہ تھے جنھیں حرب کا حکم نہ تھا حضرت شعیب علیہ السلام اُنھیں میں سے ہیں تمام دن وعظ فرماتے اور شب تمام نماز میں گزارتے قوم آپ سے کہتی کہ اس نماز سے آپکو کیا فائدہ آپ فرماتے نماز خوبیوں کا حکم دیتی ہے برائیوں سے منع کرتی ہے تو آپ پر وہ تمسخر سے یہ کہتے جو اگلی آیت میں مذکور ہے ف۱۴ بت پرستی نہ کریں ف۱۵ مطلب یہ تھا کہ ہم اپنے مال کے مختار ہیں چاہے کم ناپیں چاہے کم تولیں۔

الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ

نیک چلن ہو۔ کہا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں ف۱ اور

رَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ

اُس نے مجھے اپنے پاس سے اچھی روزی دی ف۲ اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ جس بات سے تمہیں منع کرتا ہوں آپ اس کے خلاف

عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا

کرنے لگوں ف۳ میں تو جہاں تک بنے سنوارنا ہی چاہتا ہوں اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے

بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْۤ

ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں اور اے میری قوم تمہیں میری ضد

اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَاۤ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ

یہ نہ کموا دے کہ تم پر پڑے جو پڑا تھا نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی

صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا

قوم پر اور لوط کی قوم تو کچھ تم سے دور نہیں ف۴ اور اپنے رب سے معافی چاہو پھر اُس کی طرف

اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا

رجوع لاؤ بیشک میرا رب مہربان محبت والا ہے بولے اے شعیب ہماری سمجھ میں نہیں آتیں تمہاری بہت سی

مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ؗ

باتیں اور بیشک ہم تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں ف۵ اور اگر تمہارا کنبہ نہ ہوتا ف۶ تو ہم نے تمہیں پتھراؤ کر دیا ہوتا

وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْۤ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ

اور کچھ ہماری نگاہ میں تمہیں عزت نہیں کہا اے میری قوم کیا تم پر میرے کنبہ کا دباؤ اللہ سے زیادہ ہے ف۷

وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾ وَ

اور اسے تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ف۸ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو سب میرے رب کے بس میں ہے اور

يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ

اے قوم تم اپنی جگہ اپنا کام کیے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں اب جانا چاہتے ہو کس پر آتا ہے

يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ

وہ عذاب کہ اسے رسوا کرے گا اور کون جھوٹا ہے ف۹ اور انتظار کرو ف۱۰ میں بھی تمہارے ساتھ

ف۱ بصیرت و ہدایت پر

ف۲ یعنی نبوت و رسالت یا مال حلال اور ہدایت و معرفت تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں بت پرستی اور گناہوں سے منع نہ کروں کیونکہ انبیاء اسی لیے بھیجے جاتے ہیں

ف۳ امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام کے حلیم و رشید ہونے کا اعتراف کیا تھا اور ان کا یہ کلام استہزاء نہ تھا بلکہ مدعا یہ تھا کہ آپ باوجود حلم و کمال عقل کے ہم کو اپنے مال میں اپنے حسب مرضی تصرف کرنے سے کیوں منع فرماتے ہیں اس کا جواب جو حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا اس کا حاصل یہ ہے کہ جب تم میرے کمال عقل کے معترف ہو تو تمہیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ میں نے اپنے لیے جو بات پسند کی ہے وہ وہی ہوگی جو سب سے بہتر ہو اور وہ خدا کی توحید اور ناپ تول میں ترک خیانت ہے میں اس کا پابندی سے عامل ہوں تو تمہیں سمجھ لینا چاہیے کہ یہی طریقہ بہتر ہے

ف۴ انہیں کچھ زیادہ زمانہ نہیں گزرا ہے نہ وہ کچھ دور کے رہنے والے تھے تو اُن کے حال سے عبرت حاصل کرو

منزل ۳

ف۵ کہ اگر ہم آپ کے ساتھ کچھ زیادتی کریں تو آپ میں مدافعت کی طاقت نہیں

ف۶ جو دین میں ہمارا موافق ہے اور جس کو ہم عزیز رکھتے ہیں

ف۷ کہ اللہ کے لیے تو تم میرے قتل سے باز نہ رہے اور میرے کنبہ کی وجہ سے باز رہے اور تم نے اللہ کے نبی کا تو احترام نہ کیا اور کنبے کا احترام کیا

ف۸ اور اس کے حکم کی کچھ پرواہ نہ کی

ف۹ اپنے دعاوی میں یعنی تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ میں حق پر ہوں یا تم اور عذاب الٰہی سے شقی کی شقاوت ظاہر ہو جائے گی

ف۱۰ عاقبت امر اور انجام کار کا

رَقِيبٌ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ

انتظار میں ہوں اور جب ف۱ ہمارا حکم آیا ہم نے شعیب اور اُس کے ساتھ کے مسلمانوں کو

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ

اپنی رحمت فرما کر بچا لیا اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آ لیا ف۲ تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے

جَاثِمِينَ ﴿٩٤﴾ كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ ﴿٩٥﴾ ع

رہ گئے گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے ارے دور ہوں مدین جیسے دور ہوئے ثمود ف۳

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٩٦﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَ

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں ف۴ اور صریح غلبے کے ساتھ فرعون اور اس کے

مَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ ۖ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ ﴿٩٧﴾

درباریوں کی طرف بھیجا تو وہ فرعون کے کہنے پر چلے ف۵ اور فرعون کا کام راستی کا نہ تھا ف۶

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ

اپنی قوم کے آگے ہوگا قیامت کے دن تو انہیں دوزخ میں لا اتارے گا ف۷ اور وہ کیا ہی برا گھاٹ

الْمَوْرُودُ ﴿٩٨﴾ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ بِئْسَ

اترنے کا اور ان کے پیچھے پڑی اس جہان میں لعنت اور قیامت کے دن ف۸ کیا ہی

الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ﴿٩٩﴾ ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْقُرَىٰ نَقُصُّهُ عَلَيْكَ

برا انعام جو انہیں ملا یہ بستیوں ف۹ کی خبریں ہیں کہ ہم تمہیں سناتے ہیں ف۱۰ ان میں

مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ ﴿١٠٠﴾ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ۖ فَمَا

کوئی کھڑی ہے ف۱۱ اور کوئی کٹ گئی ف۱۲ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ خود انہوں نے ف۱۳ اپنا برا کیا تو ان کے

أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مِن شَيْءٍ

معبود جنہیں ف۱۴ اللہ کے سوا پوجتے تھے ان کے کچھ کام نہ آئے ف۱۵

لَّمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ ﴿١٠١﴾ وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ

جب تمہارے رب کا حکم آیا اور ان ف۱۶ سے انہیں ہلاک کے سوا کچھ نہ بڑھا اور ایسی ہی پکڑ ہے

رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ

تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے اُن کے ظلم پر بے شک اس کی پکڑ دردناک

ف۱ اُن کے عذاب اور ہلاک کے لیے

ف۲ حضرت جبریل علیہ السلام نے ہیبت ناک آواز سے کہا مُوتُوا جَمِیْعًا سب مر جاؤ اس آواز کی دہشت سے اُنکے دم نکل گئے اور سب مر گئے۔

ف۳ اللہ کی رحمت سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کبھی دو اُمتیں ایک ہی عذاب میں مبتلا نہیں کی گئیں بجز حضرت شعیب و صالح علیہما السلام کی اُمتوں کے لیکن قوم صالح کو اُنکے نیچے سے ہولناک آواز نے ہلاک کیا اور قوم شعیب کو اوپر سے

ع ۱۲ ۸

ف۴ یعنی معجزات

ف۵ اور کفر میں مبتلا ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے

ف۶ وہ کھلی گمراہی میں تھا کیونکہ باوجود بشر ہونیکے خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور علانیہ ایسے ظلم اور ایسی ستمگاریاں کرتا تھا جس کا شیطانی کام ہونا ظاہر اور یقینی ہے وہ کہاں اور خدائی کہاں اور حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ رشد و حقانیت تھی آپکی سچائی کی دلیلیں آیات ظاہرہ و معجزات باہرہ وہ لوگ معائنہ کر چکے تھے پھر بھی اُنھوں نے آپ کی اتباع سے منہ پھیرا اور ایسے گمراہ کی اطاعت کی تو جب وہ دنیا میں کفر و ضلال میں اپنی قوم کا پیشوا تھا ایسے ہی جہنم میں اُنکا امام ہوگا اور

منزل ۳

ف۷ جیسا کہ اُنھیں دریائے نیل میں لا ڈالا تھا

ف۸ یعنی دنیا میں بھی ملعون اور آخرت میں بھی ملعون

ف۹ یعنی گزری ہوئی اُمتوں

ف۱۰ کہ تم اپنی اُمت کو اُنکی خبریں دو تاکہ وہ اُن سے عبرت حاصل کریں اُن بستیوں کی حالت کھیتیوں کی طرح ہے کہ

ف۱۱ اُس کے مکانوں کی دیواریں موجود ہیں کھنڈر پائے جاتے ہیں نشان باقی ہیں جیسے کہ عاد و ثمود کے دیار

ف۱۲ یعنی کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بالکل بے نام و نشان ہوگئی اور اسکا کوئی اثر باقی نہ رہا جیسے کہ قوم نوح علیہ السلام کے دیار

ف۱۳ کفر و معاصی کا ارتکاب کرکے

ف۱۴ جہل و گمراہی سے

ف۱۵ اور ایک ذرّہ عذاب دفع نہ کر سکے

ف۱۶ بتوں اور جھوٹے معبودوں

شَدِيدٌ ﴿۱۰۲﴾ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ذٰلِكَ

کری ہے ف۱ بیشک اس میں نشانی ف۲ ہے اس کے لیے جو آخرت کے عذاب سے ڈرے وہ دن ہے

يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهُ

جس میں سب لوگ ف۳ اکٹھے ہوں گے اور وہ دن حاضری کا ہے ف۴ اور ہم اسے ف۵ پیچھے نہیں ہٹاتے

إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ ﴿۱۰۴﴾ يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ

مگر ایک گنی ہوئی مدت کے لیے ف۶ جب وہ دن آئے گا کوئی بے حکم خدا بات نہ کرے گا ف۷ تو اُن میں کوئی

فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ

بدبخت ہے اور کوئی خوش نصیب ف۸ تو وہ جو بدبخت ہیں وہ تو دوزخ میں ہیں وہ اس میں

فِيهَا زَفِيرٌ وَّشَهِيقٌ ﴿۱۰۶﴾ خٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ

گدھے کی طرح رینکیں گے وہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان و

الْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿۱۰۷﴾ وَ

زمین رہیں مگر جتنا تمہارے رب نے چاہا ف۹ بےشک تمہارا رب جب جو چاہے کرے اور

أَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ

وہ جو خوش نصیب ہوئے وہ جنت میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان

وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۖ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ فِي

و زمین رہیں مگر جتنا تمہارے رب نے چاہا ف۱۰ یہ بخشش ہے کبھی ختم نہ ہوگی تو اے سننے والے

مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ۚ مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ آبَآؤُهُم

دھوکہ میں نہ پڑ اس سے جسے یہ کافر پوجتے ہیں ف۱۱ یہ ویسا ہی پوجتے ہیں جیسا پہلے اُن کے باپ دادا

مِّن قَبْلُ ۚ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنقُوصٍ ﴿۱۰۹﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا

پوجتے تھے ف۱۲ اور بیشک ہم انکا حصہ اُنھیں پورا پھیر دیں گے جس میں کمی نہ ہوگی اور بیشک ہم نے

مُوسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ

موسیٰ کو کتاب دی ف۱۳ تو اُس میں پھوٹ پڑ گئی ف۱۴ اگر تمہارے رب کی ایک بات ف۱۵ پہلے نہ ہو چکی ہوتی

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا

تو جبھی انکا فیصلہ کر دیا جاتا ف۱۶ اور بیشک وہ اس کی طرف سے ف۱۷ دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ف۱۸ اور بیشک جتنے ہیں ف۱۹

ف۱ تو ہر ظالم کو چاہیے کہ ان واقعات سے عبرت پکڑے اور توبہ میں جلدی کرے

ف۲ عبرت و نصیحت

ف۳ اگلے پچھلے حساب کے لیے

ف۴ جس میں آسمان والے اور زمین والے سب حاضر ہونگے

ف۵ یعنی روز قیامت کو

ف۶ یعنی جو مدت ہم نے بقائے دنیا کے لیے مقرر فرمائی ہے اس کے تمام ہونے تک

ف۷ تمام خلق ساکت ہوگی قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اس میں احوال مختلف ہوں گے بعض احوال میں تو شدت ہیبت سے کسی کو بے اذن الٰہی بات زبان پر لانے کی قدرت نہ ہوگی اور بعض احوال میں اذن دیا جائے گا کہ لوگ اذن سے کلام کرینگے اور بعض احوال میں ہول و دہشت کم ہوں (منزل ۳) اسوقت لوگ اپنے معاملات میں جھگڑیں گے اور اپنے مقدمات پیش کریں گے

ف۸ شقیق بلخی قدس سرہٗ نے فرمایا سعادت کی پانچ علامتیں ہیں (۱) دل کی نرمی (۲) کثرت گریہ (۳) دنیا سے نفرت (۴) اُمیدوں کا کوتاہ ہونا (۵) حیاء اور بدبختی کی علامت بھی پانچ چیزیں ہیں (۱) دل کی سختی (۲) آنکھ کی خشکی یعنی عدم گریہ (۳) دنیا کی رغبت (۴) دراز اُمیدیں (۵) بے حیائی

ف۹ اتنا اور زیادہ رہیں گے اور اس زیادتی کی کوئی انتہا نہیں تو معنی یہ ہوئے کہ ہمیشہ رہیں گے کبھی اس سے رہائی نہ پائیں گے (جلالین)

ع ۹ ۱۴ ۹

ف۱۰ اتنا اور زیادہ رہیں گے اس زیادتی کی کچھ انتہا نہیں اس سے ہمیشگی مراد ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے

ف۱۱ بیشک یہ اس بت پرستی پر عذاب دیے جائیں گے جیسے کہ پہلی اُمتیں مبتلائے عذاب ہوئیں

ف۱۲ اور تمہیں معلوم ہو چکا کہ ان کا کیا انجام ہوگا

ف۱۳ یعنی توریت

ف۱۴ بعضے اس پر ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا

ف۱۵ کہ اُنکے حساب میں جلدی نہ فرمائیگا مخلوق کے حساب و جزا کا دن روز قیامت ہے

ف۱۶ اور دنیا ہی میں گرفتار عذاب کیے جاتے

ف۱۷ یعنی آپکی اُمت کے کفار قرآن کریم کی طرف سے

ف۱۸ جس نے اُنکی عقلوں کو حیران کر دیا ہے

ف۱۹ تمام خلق تصدیق کرنیوالے ہوں یا تکذیب کرنیوالے روز قیامت۔

لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ ۚ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١١﴾ فَاسْتَقِمْ

ایک ایک کو تمہارا رب اس کا عمل پورا بھر دیگا اُسے اُنکے کاموں کی خبر ہے ف۱ تو قائم رہو ف۲

كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١٢﴾

جیسا تمہیں حکم ہے اور جو تمہارے ساتھ رجوع لایا ہے ف۳ اور اے لوگو سرکشی نہ کرو بیشک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ

اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی ف۴ اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی

مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ﴿١١٣﴾ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ

حمایتی نہیں ف۵ پھر مدد نہ پاؤ گے اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں ف۶ اور کچھ

اللَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ ﴿١١٤﴾

رات کے حصوں میں ف۷ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں ف۸ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو

وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٥﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ

اور صبر کرو کہ اللہ نیکوں کا نیگ[1] ضائع نہیں کرتا تو کیوں نہ ہوئے تم سے

الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا

اگلی سنگتوں[2] میں ف۹ ایسے جنہیں بھلائی کا کچھ حصہ لگا رہا ہوتا کہ زمین میں فساد سے روکتے ف۱۰ ہاں

قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۗ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَ

ان میں تھوڑے تھے وہی جن کو ہم نے نجات دی ف۱۱ اور ظالم اسی عیش کے پیچھے پڑے رہے جو انہیں دیا گیا ف۱۲ اور

كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿١١٦﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا

وہ گنہگار تھے اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بے وجہ ہلاک کر دے اور اُنکے لوگ

مُصْلِحُونَ ﴿١١٧﴾ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ

اچھے ہوں اور اگر تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی اُمت کر دیتا ف۱۳ اور وہ ہمیشہ

مُخْتَلِفِينَ ﴿١١٨﴾ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ

اختلاف میں رہیں گے ف۱۴ مگر جن پر تمہارے رب نے رحم کیا ف۱۵ اور لوگ اسی لیے بنائے ہیں ف۱۶ اور تمہارے رب کی بات پوری

لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١١٩﴾ وَكُلًّا نَقُصُّ

ہو چکی کہ بیشک ضرور جہنم بھر دونگا جنوں اور آدمیوں کو ملا کر ف۱۷ اور سب کچھ ہم تمہیں

ف۱ اس پر کچھ مخفی نہیں اس میں نیکوں اور تصدیق کرنیوالوں کیلیے تو بشارت ہے کہ وہ نیکی کی جزا پائیں گے اور کافروں اور تکذیب کرنے والوں کے لیے وعید ہے کہ وہ اپنے عمل کی سزا میں گرفتار ہوں گے ف۲ اپنے رب کے حکم اور اس کے دین کی دعوت پر ف۳ اور اس نے تمہارا دین قبول کیا ہے وہ دین و طاعت پر قائم رہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے سفیان بن عبداللہ ثقفی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے دین میں ایک ایسی بات بتا دیجیے کہ پھر کسی سے دریافت کرنے کی حاجت نہ رہے فرمایا اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کہہ اور قائم رہ ف۴ کسی کی طرف جھکنا اس کے ساتھ میل محبت رکھنے کو کہتے ہیں اَبُوالْعَالِیَہ نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کے اعمال سے راضی نہ ہو سُدِّی نے کہا ان کے ساتھ مُداہنَت نہ کرو قَتَادَہ نے کہا مشرکین سے نہ ملو مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول رسم و راہ مودت و محبت ان کی ہاں میں ہاں ملانا انکی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے ف۵ کہ تمہیں اُسکے عذاب سے بچا سکے یہ حال تو اُن کا ہے جو ظالموں سے رسم و راہ میل و محبت رکھیں اور اسی سے انکا حال قیاس کرنا چاہیے جو خود ظالم ہیں ف۶ دن کے دو کناروں سے صبح و شام مراد ہیں زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں ف۷ اور رات کے حصوں کی نمازیں مغرب و عشا ہیں ف۸ نیکیوں سے مراد یا یہی پنجگانہ نمازیں ہیں جو آیت میں ذکر ہوئیں یا مطلق طاعتیں یا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنا مسئلہ آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لیے کفارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نماز ہوں یا صدقہ یا ذکر و استغفار یا اور کچھ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان دوسرے رمضان تک یہ سب کفارہ ہیں ان گناہوں کے لیے جو اُن کے درمیان واقع ہوں جبکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے شانِ نزول ایک شخص نے کسی عورت کو دیکھا اور اس سے کوئی خفیف سی حرکت بے حجابی کی سرزد ہوئی اس پر وہ نادم ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس شخص نے عرض کیا کہ صغیرہ گناہوں کے لیے نیکیوں کا کفارہ ہونا کیا خاص میرے لیے ہے فرمایا نہیں سب کیلیے ف۹ یعنی پہلی اُمتوں میں جو ہلاک کی گئیں ف۱۰ معنی یہ ہیں کہ ان اُمتوں میں ایسے اہلِ خیر نہیں ہوئے جو لوگوں کو زمین میں فساد کرنے سے روکتے اور گناہوں سے منع کرتے اسی لیے ہم نے اُنہیں ہلاک کر دیا ف۱۱ وہ انبیاء پر ایمان لائے اُن کے احکام پر فرمانبردار رہے اور لوگوں کو فساد سے روکتے رہے ف۱۲ اور نعمت و لذت اور خواہشات و شہوات کے عادی ہوگئے اور کفر و معاصی میں ڈوبے رہے ف۱۳ تو سب ایک دین پر ہوتے ف۱۴ کوئی کسی دین پر کوئی کسی پر ف۱۵ وہ دین حق پر متفق رہیں گے اور اس میں اختلاف نہ کرینگے ف۱۶ یعنی اختلاف والے اختلاف کے لیے اور رحمت والے اتفاق کے لیے ف۱۷ کیونکہ اس کو علم ہے کہ باطل کے اختیار کرنے والے بہت ہوں گے۔

منزل ۳

[1] نیگ۔ بدلہ [2] سنگتوں۔ قوموں

ف۱ اور انبیاء کے حال اور ان کی امتوں کے سلوک دیکھ کر آپ کو اپنی قوم کی ایذا کا برداشت کرنا اور اس پر صبر فرمانا آسان ہو ف۲ اور انبیاء اور ان کی امتوں کے تذکرے واقع کے مطابق بیان ہوئے جو دوسری کتابوں اور دوسرے لوگوں کو حاصل نہیں یعنی جو واقعات بیان فرمائے گئے وہ حق بھی ہیں ف۳ بھی کہ گزری ہوئی امتوں کے حالات اور ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں ف۴ عنقریب اس کا نتیجہ پالو گے ف۵ جیسا ہمیں ہمارے رب نے حکم دیا ف۶ تمہارے انجام کار کی ف۷ اس سے کچھ چھپ نہیں سکتا

عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ وَجَآءَكَ فِیْ هٰذِهِ

رسولوں کی خبریں سناتے ہیں جس سے تمہارا دل ٹھہرائیں ف۱ اور اس سورت میں تمہارے

الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ لَا

پاس حق آیا ف۲ اور مسلمانوں کو پند و نصیحت ف۳ اور کافروں سے فرماؤ تم اپنی

یُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْاۚ اِنَّا

جگہ کام کیے جاؤ ف۴ ہم اپنا کام کرتے ہیں ف۵ اور راہ دیکھو ہم بھی

مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ

راہ دیکھتے ہیں ف۶ اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے غیب ف۷ اور اسی کی طرف سب کاموں کی

ع ١٠ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَیْهِؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

رجوع ہے تو اس کی بندگی کرو اور اس پر بھروسہ رکھو اور تمہارا رب تمہارے کاموں سے غافل نہیں

حضرت کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا تم جمعہ کے دن سورۂ ہود پڑھا کرو۔ (مشکوٰۃ، ص:۱۸۹، دارمی، در منثور، ص:۳۱۹، ج:۳ مرسیل ابوداؤد، ابوالشیخ، ابن مردویہ، وشعب الایمان، از بیہقی)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آپ پر بڑھاپا جلد طاری ہوگیا حضور نے فرمایا سورۂ ہود اور اس کی مانند سورتوں سورۂ واقعہ، حاقہ، عم یتساءلون اور اذالشمس کورت نے مجھے بوڑھا کردیا۔ (در منثور ص:۳۱۹، ج:۳، ابن منذ، طبرانی، ابولاشیخ، ابن مردویہ، وابن عساکر)

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور